صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 19 ستمبر 2022ء بمطابق 22 صفر المظفر 1444 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَخَلَقَ الۡجَآنَّ مِنۡ مَّارِجٍ مِّنۡ نَّارٍO فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِO رَبُّ الۡمَشۡرِقَیۡنِ وَ رَبُّ الۡمَغۡرِبَیۡنِO فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِO مَرَجَ الۡبَحۡرَیۡنِ یَلۡتَقِیٰنِO بَیۡنَهُمَا بَرۡزَخٌ لَّا یَبۡغِیٰنِO فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

(ترجمہ): اور جن کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا پس اے جن وانس، تم اپنے رب کے کن کن عجائب قدرت کو جھٹلاؤ گے؟ دونوں مشرق اور دونوں مغرب، سب کا مالک و پروردگار وہی ہے۔ پس اے جن وانس، تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے؟ دو سمندروں کو اس نے چھوڑ دیا کہ باہم مل جائیں پھر بھی اُن کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔ پس اے جن وانس، تم اپنے رب کی قدرت کے کن کن کرشموں کو جھٹلاؤ گے؟ صدق اللہ العظیم۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور' خوشدل خان صاحب، کوئسچنز نمبر 15290۔

* 15290 _ جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: کیاوزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ سال 2017ء سے 2020ء تک صوبے میں مختلف چھوٹے بڑے کارخانے بند پڑے ہیں;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ صنعتوں کی بندش کی وجہ سے ہزاروں لوگ بیروزگار ہوئے ہیں;

(ج) اگر (الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ عرصہ کے دوران صوبہ بھر میں بند کارخانوں کی تعداد بمعہ وجہ اور بند کارخانوں میں کام کرنے والوں کی تعداد فراہم کی جائے، نیز مذکورہ بند کارخانوں سے صوبائی حکومت کو سالانہ کتنا نقصان ہو رہاہے، ہر ایک کارخانے کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2017ء سے 2020ء تک صوبے میں کارخانے بند تھے۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ صنعتوں کی بندش کی وجہ سے لوگ بیروزگار ہوئے ہیں۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران صوبہ بھر میں بند کارخانوں کی تعداد 304 ہے اوران بند کارخانوں میں کام کرنے والے مزدورں کی تعداد 5902 ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ جہاں تک صوبائی حکومت کے نقصان کا تعلق ہے، اس ضمن میں اب تک ایسی کوئی معلوماتی رپورٹ نہیں دی گئی ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر صاحب، ڈیرہ مننہ۔ زما کوئسچن دے _ آیایہ درست ہے کہ سال 2017ء سے 2020ء تک صوبے میں مختلف چھوٹے بڑے کارخانے بند پڑے ہیں؟ جواب میں یہ کہہ رہے ہیں کہ ہاں، یہ بند پڑے ہوئے ہیں۔ آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ صنعتوں کی بندش کی وجہ سے ہزاروں لوگ بیروزگار ہوئے ہیں؟ یہ بھی Positive ہے کہ بیروزگار ہوئے ہیں اور جب یہ بند پڑے ہیں تو ضروری بات ہے کہ جوایمپلائز ہیں، جو لیبر ہے، وہ گھر پر ہوں گے۔ اگر (الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ عرصے کے دوران صوبہ بھر میں بند کارخانوں کی تعداد بمعہ وجہ اور بند کارخانوں میں کام کرنے والوں کی تعداد فراہم کی جائے، نیز مذکورہ بند کارخانوں سے صوبائی حکومت کو سالانہ کتنا نقصان ہو رہاہے، ہر ایک کارخانے کی تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر صاحب، جواب میں یہ عرض کر رہے ہیں کہ مذکورہ عرصے کے

دوران صوبہ بھر میں بند کارخانوں کی تعداد 304 ہے اور ان بند کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد 5902 ہے، جہاں تک صوبائی حکومت کے نقصان کا تعلق ہے، اس ضمن میں اب تک ایسی کوئی معلوماتی رپورٹ نہیں کی گئی۔ اب میرا اسپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ 304 کارخانے بند پڑے ہوئے ہیں اور 5902 لوگ بیروزگار ہیں تو آخراب تک حکومت نے اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ میرے خیال میں یہی کارخانے پختونخوا میں ہوں گے، میں معذرت سے کہتا ہوں کہ کریم خان آپ پھر کس لئے منسٹر بنے ہوئے ہیں، پھر آپ تنخواہ کس بات کی لیتے ہیں؟ جب آپ کے کارخانے نہیں ہیں، آپ تو کارخانوں کے، انڈسٹریز کے منسٹر ہیں یا ان کا ایڈوائزر ہیں، مجھے یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ آپ ایڈوائزر ہیں، معاون خصوصی ہیں یا آپ منسٹر ہیں؟ آج کل ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا، پھر آپ کے رہنے کا جواز نہیں، What is justification that you have held the portfolio of Industries? (تالیاں)

جب آپ کے 304 کارخانے بند ہیں، یہ پختونخوا میں اتنے ہی کارخانے ہیں، اور تو ہیں ہی نہیں، پھر اتنے مزدور، آپ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ آپ نے مجھے تفصیل فراہم نہیں کی ہے کہ کتنی ہے، انکم ٹیکس آپ کو چاہیئے کہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کی ڈیوٹی تھی جب یہ چالو تھے، جب یہ چالو حالت میں تھے تو کتنا انکم ٹیکس ان سے کاٹا جا رہا تھا، ایکسائز ڈیوٹی کتنی تھی؟ کسٹم ڈیوٹی تھی یا نہیں تھی؟ لیوی تھی یا نہیں تھی، ایمپلائز کتنی تنخواہ لے رہے تھے، ایمپلائز سے کتنی Deduction ہو رہی ہے؟ وہ بھی آپ نے مجھے تفصیل فراہم نہیں کی، جو بہت ضروری تھی کہ ہاؤس کو پتہ چل جائے، ان بند کارخانوں میں۔ دوسرا، انہوں نے جو Reason دی ہے، اس میں Multiple reasons ہیں، کبھی یہ کہتے ہیں کہ Due to financial crisis، اب یہ پوری تفصیل نہیں ہے کہ کس قسم کے Financial crisis ہیں، کیا Owners کے ہیں، گورنمنٹ کے ہیں، قرضے کی ادائیگی نہیں ہے، کیا ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے یہاں پر لکھا ہے جو بہت Important ہے، یہ ذرا آپ ملاحظہ فرمائیں، سیکنڈ پیج پر یہ کرک کی بات کر رہے ہیں کیمیکل کی، Non supply of natural gas by SNGPL بہت افسوس کی بات ہے، کرک جہاں پر گیس پیدا ہوتی ہے، وہاں کی سرزمین گیس سے مالا مال ہے، وہاں پر ایک کارخانہ ہے وہ بھی گیس کی وجہ سے بند پڑا ہے، تو کیا مطلب ہے، آپ لوگوں نے کیا ایکشن لیا ہے؟ یہاں پر ان کے دفاتر ہیں، آپ ہاؤس کو بتائیں کہ کیا اقدامات آپ نے ابھی تک اٹھائے ہیں؟ جو کارخانے بند ہیں، آپ کم از کم اس کے بارے میں اس ہاؤس

کو مطلع کریں کہ یہ گیس کیوں سپلائی نہیں کر رہے ہیں، وجہ کیا ہے؟ قرضہ ہے یا نہیں ہے؟آخر بس ہم قرضے ہی لیتے رہیں گے، ہم قرضوں پر اس معیشت کو چلائیں گے، ہم معیشت کو مضبوط نہیں کریں گے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا سوال آگیا ہے، سپلیمنٹری بھی آگیا، ابھی وہ جواب دیں گے۔ جی آنریبل منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: شکریہ جناب سپیکر، پہلے تو میں خوشدل خان صاحب کو چونکہ اس پارلیمنٹ کے سینیئر ترین ممبر اور ایڈوکیٹ بھی ہیں اور وہ بھی سینیئر ترین، ان کو ابھی یہ پتہ نہیں ہے کہ جس سے کوئسچن کر رہے ہیں، اس کا کیا عہدہ ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ نے مکمل تفصیل دی ہوئی ہے کہ کس وجہ سے کونسا کارخانہ بند ہوا ہے، کہاں پہ بند ہوا ہے، کس انڈسٹریل اسٹیٹ میں بند ہوا ہے؟ یہ 2020ء تک کی بات ہے۔ جہاں تک گورنمنٹ نے کیا کیا؟ انکم ٹیکس میرا معاملہ نہیں ہے، انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ انکم ٹیکس نہیں Deal کرتا، ایکسائز اینڈ کسٹم فیڈرل گورنمنٹ کا معاملہ ہے، ہر ڈیپارٹمنٹ کو اپنا جواب دینا ہوتا ہے۔ جہاں تک گیس کی بات ہے، مجھے افسوس اس وقت آتا ہے کہ ہمارے صوبے میں جو گیس پیدا ہوتی ہے، پچھلے دور میں جناب پرویز خان خٹک صاحب نے 100 MMcf/d کو انڈسٹریز کے لئے Reserved کیا تھا، اس میں سے صرف Thirty percent، Thirty MMcf/d میرہ شگئی میں ملی ہے، اس کے ساتھ ساتھ جو پشاور انڈسٹریل اسٹیٹ ہے، یہ میرا خیال ہے کہ Seventies (1970s) میں بنی ہے، اس کے بعد پشاور میں کوئی انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں بنی، ابھی بھی پی ٹی آئی کے دور میں پشاور II کی Inauguration ہونے والی ہے جو کہ زنگلی کے مقام پہ ہے جو کہ میرا خیال ہے ان کا حلقہ ہے یا ان کا پڑوس ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حیات آباد انڈسٹریل اسٹیٹ، اچھا پشاور سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے دو فیڈرز نئے لگائے ہیں، ساتھ ساتھ جو حیات آباد انڈسٹریل اسٹیٹ کا گیس کا مسئلہ تھا، اس کو بڑا پائپ لگا دیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو Facility ملے، یہ ان کا کوئسچن 2020ء تک ہے، 2020ء کی ڈیٹیل ہم نے دی ہے، اس میں ابھی وہ پوزیشن نہیں ہے، الحمد للہ ہم نے انڈسٹریز پالیسی لائی ہے، انڈسٹریل پالیسی میں فرسٹ ٹائم خیبر پختونخوا نے پورے پاکستان میں یہ لیڈ لیا کہ بغیر سود کے قرضے Introduce کئے ہیں جس کو راست اسلامک بینکنگ جو کہ ایس ایم ایز کو اٹھانے کے لئے اور وہ دو کروڑ روپے تک اس کی Limit ہے تاکہ لوگ اس میں Modernization کریں، اس میں اپنی مشینری بدلیں، ان کے پاس Raw material کا مسئلہ ہو، اس سے اپنا Raw metarial حاصل

کریں۔اس کے علاوہ جو بھی خوشدل خان صاحب کو تسلی چاہیئے،ان شاء اللہ اب میں موقع پہ لے کر جاؤں گا،ان کو ان کی انڈسٹریل اسٹیٹ دکھاؤں گا کہ پچھلے دور میں کیا پوزیشن تھی؟ وہ انڈسٹریز والی ایسوسی ایشن بتائے گی کہ ہمارے ساتھ پچھلے ادوار میں کیا ہوتا تھا اور ابھی کیا ہو رہا ہے؟ ہم نے انڈسٹریل اسٹیٹ میں قانون نافذ کیا ہے کہ جو بھی پلاٹ لے گا، چھ مہینے کے اندر اندر آپ نے کنسٹرکشن شروع کرنی ہے ورنہ آپ کی جو لیز ہے وہ کینسل ہو گی، دو سال میں آپ نے کمرشل پروڈکشن شروع کرنی ہے، یہ لازمی ہے، اس سے پہلے تمام انڈسٹریل اسٹیٹس جو ہیں وہ Brokers کو دی گئی تھیں، پراپرٹی ڈیلرز کو دی گئی تھیں، ہم نے اس قانون کو بھی بیچ میں لا کر اگر اور بھی کوئی بات ہو تو ان شاء اللہ میں جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ</u>: جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ اس نے سب کچھ زبانی بتا دیا، انہوں نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟ اب بات یہ ہے کہ ان کے حکومت میں دس سال ہونے والے ہیں، میں نے جو پیریڈ ہے وہ صرف تین سال کے بارے پوچھا ہے، جو تین سال کے پیریڈ 2017ء سے 2020ء تک پانچ سو کارخانے بند ہیں، اس سے پیچھے اور آگے کتنے بند ہوں گے؟ انہوں نے تو مجھے ریکارڈ نہیں دیا۔ میری دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ بھئی یہ کیا وجہ ہے کہ یہ Financial crisis کیا چیز ہے؟ میری یہ ریکویسٹ آپ سے بھی ہو گی، ہاؤس سے بھی ہو گی، It should be referred to the Committee concerned for further deliberations تاکہ ہمیں پتہ چل جائے، بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ وہاں پر ہم بیٹھ کر ان کا سیکرٹری ہو گا، ان کا ڈائریکٹر ہو گا، ان کا ڈی جی ہو گا، ان سے ہم بات کر لیں کہ بھئی آپ کی کیا مجبوریاں ہیں، آپ کو کیا تکلیف ہے؟ ہم آپ کے ساتھ کیا Help کر سکتے ہیں؟ ہاؤس آپ کے ساتھ کیا Help کر سکتا ہے؟ اس لئے ہم بھیجنا چاہتے ہیں، ہم اس لئے نہیں بھیجتے کہ وہاں پر بیٹھ کر اور پھر چیئرمین بھی آپ کی پارٹی کا ہو گا، ہمارا تو نہیں ہے، ہم تو ایک Mover کی حیثیت سے تاکہ ہم ان کے ساتھ مدد کر لیں یا ہمیں بھی پتہ چل جائے کہ ہماری حکومت کی کیا دشواریاں ہیں؟ ہماری حکومت کو کیا مشکلات ہیں؟ ہمیں اپنی گیس کیوں نہیں دیتے؟ میں یہی گزارش کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے ساتھ ہوں تو اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کریم خان صاحب۔

معاون خصوصی صنعت وحرفت: جناب سپیکر، سپلیمنٹری تو زبانی کوئسچن ہوتا ہے، اس کا جواب بھی زبانی ہوتا ہے، فریش کوئسچن یہ لائیں، جس طرح کی ڈیٹیل چاہیئے، ہمارے ساتھ Comparison کریں کہ بھئی، ان کا دور بھی گزرا ہے، میں Comparison کرنے کے لئے تیار ہوں کہ بھئی ہمارے دور میں کیا پوزیشن ہے اور یہ پی ٹی آئی کا دور ہے، اس میں کیا پوزیشن ہے؟ جس طرح یہ کوئسچن انہوں نے لایا ہے اسی طرح جواب دیا گیا ہے، بالکل ٹھیک دیا گیا ہے، جس طرح مزید کوئسچنز لائیں، ان شاء اللہ ہم ان کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، انہوں نے کہا کہ آپ نے سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے، اس کا تو میں نے جواب اسی طرح دیا، جو Written آپ نے پوچھا ہے وہ Written جواب یہاں پر موجود ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اس سے میں مطمئن نہیں ہوں، انہوں نے کیا Written بھیجا ہے؟ جو میں مانگ رہا ہوں اس نے تو مجھے وہ نہیں دیا ہے، وہ منسٹر ہیں، ان کو چاہیئے کہ اس ہاؤس کو بھی مطمئن کر لیں اور صحیح بتادیں کہ وجہ کیا ہے؟ اگر میں اس سے مطمئن ہوتا تو میں سپلیمنٹری لے کر نہ آتا، انہوں نے کوئی، میں یہ آپ سے گزارش کرتا ہوں، یہ کتراتے کیوں ہیں؟ یہ ہمیشہ یہاں کھڑے ہو جاتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ کمیٹی کو نہ بھیجیں، کمیٹی میں کیا ہوتا ہے؟ کمیٹی میں اس حکومت کا فائدہ ہے، یہ رولنگ پارٹی ہے، اس میں کیا فرق پڑا اور پھر یہاں پر میٹنگز کہاں ہوتی ہیں؟ آپ مجھے یہ بتائیں، کتنی رپورٹنگ اس میں ہوئی؟ میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ It should be referred to the Committee concerned.

معاون خصوصی صنعت وحرفت: جناب سپیکر صاحب، Industries related جو کوئسچن ہے اس کا جواب دیا گیا ہے، انہوں نے لیبر کا بھی اس میں پوچھا، فیڈرل گورنمنٹ کی کسٹم ڈیوٹی کا بھی پوچھا ہے، جس طرح سوال لایا ہے ہم اسی طرح جواب دیں گے، ہمارے Domain میں جو ڈیپارٹمنٹس ہیں کیونکہ انڈسٹریز کے متعلق جو بھی ہے اس کا جواب دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، جو چیزیں ان کو ضرورت ہوں گی، ان کو ڈیٹیلز پوری دے دیں، باقی بھی دے دیں۔

معاون خصوصی صنعت وحرفت: جی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، باقی ڈیٹیلز بھی وہ آپ کو دے دیں گے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، زه نه Press کوم، هاؤس ته هم پته اولګیده او دې ناست خلقو ته هم پته اولګیده، شاته خلقو ته هم پته اولګیده، د دوئ د Inefficiency پته هم اولګیده، د دوئ د اهلیت پته هم اولګیده، د دوئ د هر څه پته اولګیده چې یره دا حکومت کوم مخ ته روان دے خو دا هم څه خبره نه ده، ګوره همیشه ستاسو مخکښې دوئ دا وائی، یره هغلته کښې به کښینو فلانکی سره به کښینو، خبره به اوکړو، بیا هم هغه خبره دلته اوکړی، مونږه ته هډو پته نه لګی چې یره دا کوم ځائے کښې کښینی، بهرحال Any how ما خپله ډیوټی اوکړه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کریم خان صاحب، دا ګیله خو ئے نن وروکه کړه، ورسره کښینئ چې مسئله بیا نه وی۔

معاون خصوصی صنعت وحرفت: زه خو هر وخت ناستې ته تیار یم، د انډسټریز Related چې کوم جواب وی، هغې کښې مزید دوئ څومره Queries کوی، زه ورته تیار یم-----

جناب ڈپٹی سپیکر: داسې اوکړئ، دا پهل پرې اوکړئ چې دا ګیله نه کوی، خپل آفس ته ئے راوغواړئ او ورته اووایه چې کښینئ چې مسئله حل شی۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: بنه جی، ٹھیک شوه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر، ګوره جی، اوس تاسو ورځئ، دا بله خبره شوه۔ کوئسچن نمبر 15295، محترمه نګهت یاسمین اورکزئی۔

* 15295 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیراوقاف ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع اورکزئی (سابقہ فاٹا) محکمہ اوقاف، حج و مذہبی امور کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے ہیں;

اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ محکمہ کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، مذکورہ محکمے کو کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے;

(ب) مذکورہ محکمے میں کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد ظہور (مشیر اوقاف و مذہبی امور): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب)   موجودہ حکومت نے ضلع اورکزئی (سابقہ فاٹا) کے لئے محکمہ اوقاف، حج و مذہبی امور کے ترقیاتی فنڈز سے 11.999 ملین روپے مساجد، مدارس و دارالعلوم کی تعمیر، تعمیر نو بہتری و آبادی کاری کے لئے مختص کئے ہیں۔

محکمہ مال نے محکمہ اوقاف کو 11.99 ملین روپے ریلیز کئے ہیں، محکمہ اوقاف نے منظور کردہ فنڈ سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن اورکزئی کو ضلع میں منظور شدہ مساجد، مدارس و دارالعلوم میں تعمیر، تعمیر نو بہتری و آبادکاری کے لئے جاری کیا ہے، ریلیز فنڈز سے ابھی تک 11.740 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

Area	Scheme code	Name	Sector	Distt (PIFRA)	DiscttADP	Releases	Expenditures
MP	191110	190232-Improvement, Rehabilitation, Construction & re-construction of Masajid, Madaris & Darul Ulooms in Merged Areas. {MA}	Augaf,Hajj,Religious&Minority Affairs	Orkazai	Newly Merged Districts	12.00	11.740
	Total					12.00	11.740

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرا کوئسچن اورکزئی ایجنسی کے بارے میں ہے، چونکہ ٹائم تھوڑا ہوتا ہے اور کوئسچن پہ دو تین منٹ لگتے ہیں، جب منسٹر جواب دیتا ہے تو اس پہ بھی دو تین منٹ لگتے ہیں، پھر میرا سپلیمنٹری ہوتا ہے۔ میرا کوئسچن ہے، میں اورکزئی کے غیور عوام، مظلوم عوام اور جو لوگ پسے ہوئے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، یہ اورکزئی کے بارے میں میرا کوئسچن ہے، آج میں اورکزیوں سے معافی مانگ کر یہ کہونگی کہ آج میں آپ کے حق کے لئے آواز نہیں اٹھا سکتی کیونکہ میرے پشاور میں بڈھ بیر میں ایک ایسا دلخراش واقعہ پیش آیا ہے، خوشدل خان صاحب کے حلقے میں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم، وہ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> نہیں سر، مجھے بولنے دیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، دیکھیں میڈم، وہ-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ میرا حق ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ میرا حق ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا جو کوسچن ہے، ایک منٹ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ میرا حق ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آپ کا جو کوسچن ہے آپ اس سلسلے میں بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ میرا حق ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، اس طرح مجھے-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ میرا حق ہے وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، دیکھیں، وہ پھر خوشدل خان صاحب نے بات کرنی تھی، آپ اپنے-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں یہاں پہ عورت کی نمائندگی کر رہی ہوں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، آپ کوسچن پہ بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں یہاں پہ عورتوں کی نمائندگی کر رہی ہوں، اس کو جس طریقے سے قتل کیا گیا ہے، آپ ذرا سی ایم سے پوچھیں، آپ ذرا آئی جی سے پوچھیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، آپ عورتوں کی نمائندگی کریں، میڈم، آپ کا کال اٹینشن اس پہ جمع ہے اس کو، باقاعدہ ایڈجرمنٹ موشن پہ آجائے گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں اپنا کوسچن ڈیفر کر رہی ہوں، میں آپ کا وقت بچا رہی ہوں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا جو سوال ہے، آپ اس پہ بات کریں، آپ اپنے سوال پہ بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ کا شکریہ کہ آپ نے میری تحریک التواء کو ایڈمٹ کر لیا ہے لیکن بہرحال میرا کوسچن جو ہے، میں اورکزیوں سے آج معافی مانگتی ہوں کیونکہ میں اپنی State of mind میں نہیں ہوں، جو واقعہ ہوا ہے، کیونکہ تصاویر میں اگر آپ کو دکھاؤں تو آپ کو بھی میرے خیال ہے کہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے،آپ اپنا سوال کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ کو بھی ترس آجائے گا کیونکہ میں نے آئی جی کو بھی بھیجی ہیں، میں نے سی ایم صاحب کو بھی بھیجی ہیں، یہ ظلم ہے، زیادتی ہے، اس صوبے میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو میڈم، آپ اپنا سوال کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: عورتوں کے ساتھ زیادتی ہے اور زیادتی کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس پہ بات۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15501، جناب سراج الدین صاحب۔

* 15501 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں بلین ٹریز سونامی پراجیکٹ کے تحت جنگلات لگانے کے منصوبے کا آغاز کیا تھا؛

اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ منصوبے کے آغاز سے اب تک اس پراجیکٹ کے لئے سال وائز کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور کن اضلاع میں بلین ٹری سونامی پراجیکٹ کے تحت اب تک سالانہ کتنے پودے لگائے گئے ہیں، ان پودوں کی دیکھ بھال پر اب تک کتنی لاگت آئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات): بلین ٹری سونامی پراجیکٹ کا آغاز نومبر 2014ء سے ہوا تھا جو تین مرحلوں پر مشتمل تھا، مرحلہ ایک کا دورانیہ نومبر 2015ء تک تھا، مرحلہ دو کا دورانیہ جون 2017ء تک تھا، مرحلہ نمبر تین کا جون 2020ء تک تھا۔ اس منصوبے کے لئے آغاز سے اب تک سال وائز مختص شدہ رقم اور جن اضلاع میں اب تک سالانہ جتنے پودے لگائے گئے ہیں، ان پودوں کی دیکھ بھال پر اب تک سالانہ جتنی لاگت آئی ہے، اس کی مکمل تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب سراج الدین: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سراج الدین صاحب، اس میں ضمنی سوال آپ کا ہے؟ جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ بلین ٹریز کے حوالے سے سوال ہے لیکن اس کے جواب میں جو ڈیٹیلز بتائی گئی ہیں، اس میں Merged اضلاع کے کسی ضلع کا نہیں بتایا گیا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے؟ سپلیمنٹری کوئسچن۔

محترمہ حمیرا خاتون: اس کی ڈیٹیل اس میں شامل نہیں ہے، میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ اس میں Mergedاضلاع کو کیوں شامل نہیں کیا گیا؟ اگر ہم نے اتنے بڑے ایریا کو متاثر چھوڑا ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، ایک منٹ، ان کا جو سوال ہے اس کا جواب دیا گیا ہے، آپ کا سپلیمنٹری کیا ہے؟

محترمہ حمیرا خاتون: انہوں نے جو سوال کیا ہے وہ یہی ہے کہ پورے صوبے میں کتنی بلین ٹریز پہ کتنی لاگت آئی، اب لاگت تو پورے صوبے کے حوالے سے پوچھی گئی ہے، پورے صوبے کی باقی اضلاع کی ڈیٹیلز فراہم کی گئی ہیں لیکن اس میں کوئی Mergedضلع شامل نہیں کیا گیا، میں پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ کیا حکومت ابھی تک Mergedاضلاع کو اسی طرح وہ فاٹا کا حصہ سمجھ رہی ہے یا اگر انہوں نے Acceptکیا ہوا ہے، کسی سوال کے جواب میں اس کا جواب کیوں نہیں آتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اگر اس میں اتنی بڑی کمی ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

وزیر ماحولیات، جنگلات و جنگلی حیات: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میرے خیال میں یہ سراج الدین صاحب کا کوئسچن تھا لیکن یہ سپلیمنٹری کوئسچن میں آ گئے، اس میں اس نے پوچھا ہے کہ کتنے پیسے لگے؟ اس نے یہ نہیں کہا کہ کہاں کہاں، جہاں لگے ہوئے ہیں، Merged areas کا اس میں ذکر ہے، Thirty five percentہمارے Merged areasمیں لیکن یہ جو پوچھ رہی ہیں کہ 2014ء میں ہمارے پاس Merged areaنہیں تھا، ابھی آیا، جو Eighteenth amendmentہوئی اس کے بعد اس میں آیا ہے، اس میں وہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15727، محترمہ ثمر بلور صاحبہ۔

* 15727 _ محترمہ ثمر ہارون بلور: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے پشاور کے شہری علاقوں پر خانہ کاشت عائد کیا گیا ہے جبکہ گاؤں کی زمینیں جو کہ کاشت والی ہیں، وہاں پر انتقالات ہو رہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) حکومت کی طرف سے یہ اقدام کیوں اٹھایا گیا ہے، کیا اس اقدام سے حکومت کو فائدہ ہو رہا ہے یا نقصان؛

(2) خانہ کاشت کی وجہ سے پراپرٹی کا کاروبار جو کہ مکمل طور پر رُک گیا ہے، اس کے لئے حکومت کی طرف سے کیا پالیسی اور لائحہ عمل بنایا گیا ہے؛

(3) پراپرٹی ڈیلرز کے لئے پنجاب حکومت کی طرز پر دو فیصد مزدوری / کمیشن کب تک منظور کیا جائے گا، اس پر اب تک کتنا کام ہوا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب تاج محمد (معاون خصوصی برائے مال واملاک): (الف) کا جواب ہاں ہے، یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو کی طرف سے خانہ کاشت میں انتقالات پر پابندی عائد کی گئی ہے، جہاں شاملات کے جدول تیار نہیں کئے گئے ہیں اور ہر ایک مالک کا حصہ معلوم نہیں ہے، اس مسئلے کا اصل اور بنیادی مقصد یہ ہے کہ شاملات میں کسی کے اصل حصے سے زیادہ زمین کی فروخت کے خدشے کو دور کیا جائے، پشاور ہائی کورٹ ایبٹ آباد بنچ نے 07.04.2015 کے اپنے فیصلے میں سید اظہر حسین شاہ بمقابلہ سینیئر ممبر بورڈ آف ریونیو خیبر پختونخوا وغیرہ پیرگراف نمبر 11 میں ایک طریقہ کار فراہم کیا(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی) صوبائی گورنمنٹ اور سینیئر ممبر بورڈ آف ریونیو کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس حوالے سے 24.07.2015 کا نوٹیفکیشن جاری کریں۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ پشاور ہائی کورٹ ایبٹ آباد بنچ نے نوابزادہ فتح کی نظر ثانی پٹیشن میں نوٹیفکیشن پر کارروائی معطل کر دی تھی جس کی وجہ سے نوٹیفکیشن 29.12.2015 کو جاری کیا گیا، پشاور ہائی کورٹ ایبٹ آباد بنچ نے 26.11.2019 کی اپنی آرڈر شیٹ میں نظر ثانی کی درخواست کو واپس لیتے ہوئے مسترد کر دیا کیونکہ درخواست گزار نے عدالت عظمیٰ سپریم کورٹ سے رجوع کیا۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔ مذکورہ آرڈر کی روشنی میں ریونیو اینڈ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے سابقہ نوٹیفکیشن کو بحال کر دیا ہے جس میں خانہ کاشت میں انتقالات پر پابندی عائد کی گئی تھی، بہت جلد خانہ کاشت کے خانہ ملکیت میں اندراج کے مقدمات کے کیس کی بنیاد پر منتقلی شروع ہو جائے گی، اس سلسلے میں بورڈ آف ریونیو نے صوبہ بھر کے ADCs, DCs تحصیلداران کو بورڈ میں ٹریننگز دی ہیں اور سب کو سخت ہدایات جاری کی گئی ہیں، بمطابق نوٹیفکیشن واضح کیا کہ تمام حصہ داری بالغ کے نام خانہ کاشت سے خانہ ملکیت بدر حصہ منتقل کیا جائے۔

(ب) (1) یہ اقدام معزز عدالت کی احکامات اور بہترین عوامی مفاد میں اٹھایا گیا ہے، فی الوقت اس لحاظ سے حکومت اور عوام دونوں کا فائدہ ہے۔

(2) تمام لوگوں بشمول پراپرٹی ڈیلرز کی سہولت کے لئے حکومت بذریعہ ڈائریکٹریٹ لینڈ ریکارڈز، زمینوں کے تمام ریکارڈ کو درست اور کمپیوٹرائزڈ کرنے پر کام کر رہی ہے، اس کے بعد زمینوں کی خرید و فروخت سہل اور شفاف ہو جائے گی جس سے سب کا فائدہ ہو گا۔

(3) اس محکمے کو اس سلسلے میں کوئی احکامات موصول نہیں ہوئے، اگر حکومت اس قسم کی کوئی منظوری دیتی ہے تو متعلقہ قانون کی روشنی میں محکمہ اس پر عمل درآمد کا پابند ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثمر بلور صاحبہ۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: السلام علیکم، تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، میرا کوسچن پچھلے چار سال سے جو خانہ کاشت کا ایک سسٹم Halt کیا گیا ہے، پشاور میں اس کے اوپر میرا کوسچن تین پارٹ میں تھا، پہلے پارٹ کا تو مجھے تفصیلی جواب مل گیا ہے جس سے میں Satisfied ہوں اور جو دوسرا پارٹ تھا، اس کا ذرا آپ سوال اور جواب بھی سن لیں، حکومت کی طرف سے یہ اقدام کیوں اٹھایا گیا ہے، کیا اس اقدام سے حکومت کو فائدہ ہو رہا ہے یا نقصان، ان چار سالوں سے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کنسرنڈ منسٹر صاحب، آپ سن لیں، ملیحہ صاحبہ اور نگہت، آپ اپنی سیٹ پہ چلی جائیں۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: اربوں روپے کی جو پراپرٹی کے ٹرانسفرز ہیں، پشاور میں وہ رک گئے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملیحہ، آپ اپنی سیٹ پہ چلیں، باتیں نہ کریں، منسٹر صاحب جواب دیں گے، آپ آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے، یہ اقدام معزز عدالت کے احکامات اور بہترین عوامی مفاد میں اٹھایا گیا ہے، فی الوقت اس لحاظ سے حکومت اور عوام دونوں کا فائدہ ہے، یہ کوئی کلاس تھری کا Comprehension کا پیپر ہے کہ انہوں نے یہ دیا ہے؟ میرے سوال کا مطلب یہ تھا کہ یہ کتنا اس میں Profit دیکھ رہے ہیں، حکومت کے لئے، یہ جو پرائیویٹ بزنسز کا پراپرٹی Projected ڈیلرز کا کروڑوں روپوں کا نقصان ہو گیا، کچھ فگرز میں منسٹر صاحب کے ساتھ شیئر کرنا چاہتی ہوں کیونکہ کینٹ پراپرٹی ڈیلرز کے پریذیڈنٹ آئے تھے، ہم نے یہ Twelve pages کا جو جواب ہے، اس کو سٹڈی کیا ہے، اس جواب کے اوپر ان کے جو پوائنٹس ہیں، میں اس اسمبلی فلور پہ آپ سب کے سامنے Raise کرنا چاہونگی۔ یہ جو مسئلہ چل رہا ہے کہ خانہ کاشت کے سسٹم کو کمپیوٹرائزڈ کریں، اس سسٹم کو ڈیویلپ کرنے کے لئے کسی تحصیلدار یا آفیسر کو فی الوقت جاب پہ نہیں لگایا گیا، یہ Lower rank

officers جو ہیں، یہ اپنی مرضی یہاں پہ چلا رہے ہیں اور اپنی مدد آپ کے تحت ایک سسٹم Devise کر رہے ہیں جو Affected عوام ہیں، ان میں سے تین سو پندرہ (315) لوگوں کی اموات ہو چکی ہیں ان سوا چار سالوں میں، ہمارے پاس ان سب کا ریکارڈ ہے، یہ ایک Burning issue ہے اور اس کو جس سپیڈ سے حل کیا جا رہا ہے، وہ ایک انتہائی سست میں کہہ سکتی ہوں۔ دوسری بات یہ کہ پنجاب میں اسی قسم کی کارروائی پہ دو پرسنٹ کا ٹیکس تھا، اب وہاں پہ اسمبلی کے Through ایک قرارداد پاس ہوئی اور ایک پرسنٹ ٹیکس پہ ہو رہا ہے، خیبر پختونخوا میں یہ کام Four percent اور Eleven percent مطلب Fifteen percent پہ ہو رہا ہے۔ ہمارے صوبے میں کوئی Extraordinary economic activity چل رہی ہے، ہمارے صوبے میں کوئی آسمان سے ذخیرہ برس رہا ہے، یہ کیوں اس صوبے کے عوام کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے؟ اور جواب نمبر 3 میں لکھا ہوا ہے کہ محکمے کو اس سلسلے میں کوئی احکامات موصول نہیں ہوئے، اگر حکومت اس قسم کی کوئی منظوری دیتی ہے تو متعلقہ قانون کی روشنی میں اس پہ ردعمل کرے گی، مطلب چار سال تک کیبنٹ کی طرف سے حکومت کی طرف سے محکمے کو کوئی ڈائریکٹیوز ہی نہیں دیئے گئے، یہ لاکھوں لوگوں کی پراپرٹی کا بھی سوال ہے، لاکھوں لوگوں کے روزگار کا بھی سوال ہے، So, I hope اس پہ ایک سیریس ڈسکشن ہو گی اور میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ منسٹر صاحب اس کوسچن کو کمیٹی میں لیکر جائیں تاکہ ہم سارے Seriously بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکالیں۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Speaker: Ji, concerned Minister, Taj Muhammad Sahib.

جناب تاج محمد (معاون خصوصی مال واملاک): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میڈم نے اسمبلی میں جو سوال لایا ہے، یقیناً بہت اہم سوال ہے لیکن میں میڈم کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایوان میں کہا کہ مجھے تفصیل سے جواب دیا گیا ہے، میں مطمئن ہوں۔ جناب سپیکر، یہ خانہ کاشت کے جو انتقال پہ پابندی ہے، یہ جواب میں دیا گیا ہے کہ یہ پشاور ہائی کورٹ کی ایبٹ آباد بنچ کے حکم پر یہ پابندی لگائی گئی ہے اور یہ اس طرح بھی نہیں ہے کہ سارے خانہ کاشت پہ پابندی ہے، جہاں پہ کسی دوسرے Owner کے حقوق متاثر نہیں ہوتے تو وہاں پہ پابندی نہیں ہے لیکن جہاں پہ بہت زیادہ Owners ہوں، وہاں پہ یہ خدشہ ہو کہ خانہ کاشت سے اگر انتقال ہو جائے تو دوسرے Owners کو نقصان ہو گا، وہاں پہ یہ پابندی لگائی گئی ہے اور ہائی کورٹ کے حکم پہ لگائی گئی ہے۔ اب جو میڈم نے سوال پوچھا ہے، میں میڈم کو اور اس ہاؤس کو بتانا چاہونگا کہ یہاں پہ ہمارے صوبے میں پراپرٹی ٹیکس پہلے ٹرانسفر پہ چار فیصد ہوتا تھا لیکن موجودہ صوبائی حکومت

نے Covid کے دوران اس کو کم کرکے دو پرسنٹ کر دیا تھا، اب دوبارہ چار پرسنٹ کر دیا گیا ہے، میڈم جو ابھی بات کر رہی ہیں، یہ صوبائی حکومت نے یہ ٹیکس نہیں لگایا، یہ فیڈرل گورنمنٹ نے جوائنٹ ٹیکس کے نام پہ لگایا ہے جس پہ ہمیں بھی اعتراض ہے، اس پہ ہم ورک کر رہے ہیں، میں نے فنانس سے بھی بات کی ہے، میں نے ایس ایم بی آر صاحب سے بھی بات کی ہے کیونکہ پراپرٹی صوبائی سبجیکٹ ہے اور اٹھارہویں ترمیم کے بعد فیڈرل گورنمنٹ کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی صوبے میں جوائنٹ ٹیکس کے نام پر یا اس طرح کے ٹیکس لگاکر وہ لوگوں سے پیسے بٹورے، اس پہ ہمیں بھی وہ ہے، اس پہ ہم کام کر رہے ہیں، ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ جو فیڈرل گورنمنٹ نے، انہوں نے میرے خیال میں انکم ٹیکس، ابھی جو ہمارا بجٹ گزرا ہے، اس میں انہوں نے ٹیکس لگایا ہے، انکم ٹیکس کی طرح جوائنٹ ٹیکس کے نام سے ایک ٹیکس لگایا ہے، اس کی وجہ سے یقیناً میڈم جو کہہ رہی ہیں کہ پراپرٹی ڈیلرز کو بھی اور دوسرے لوگ جو زمینیں بیچ رہے ہیں یا لے رہے ہیں، ان کو بہت زیادہ ٹیکس دینا پڑتا ہے، ان شاء اللہ اس پہ ہم کام کریں گے، اگر میڈم کہتی ہیں کہ اس کو آپ کمیٹی میں بھیج دیں، وہاں پہ اگر ان کے پاس تجاویز ہیں تو میں بالکل اس حق میں ہوں، کمیٹی میں آپ بھیج دیں، تیمور جھگڑا صاحب بھی اس کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں، ٹیکس کے بارے میں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تیمور صاحب۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت):</u> سر، کمیٹی میں بھیج دیں لیکن میرے خیال میں یہ ایک Relatively simple چیز ہے، حل ہو سکتی ہے، اگر Appetite ہے۔ ابھی شوکت بھائی سے بھی میں نے بات کی ہے، کمیٹی تو صرف ان کی سیاسی پوائنٹ سکورنگ والا ایشو ہے، بیٹھ کر اگلے دو ہفتوں میں Solve کر دیتے ہیں تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے، یہ ضروری ہے، یہ ہماری Plea ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی میڈم۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> اگر میں سیاسی پوائنٹ سکورنگ کرتی تو میں Out of حلقہ یہ کوسچن نہ لاتی۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی میڈم۔

<u>محترمہ ثمر ہارون بلور:</u> جھگڑا صاحب کے ساتھ پچھلے چھ مہینوں سے میرے مذاکرات اس ایشو پہ چل رہے ہیں، وہ ہمیں پانچ منٹ کا ٹائم بھی نہیں دیتے، یہ ایشو حل کرنے کے لئے، بات یہ ہے کہ مجھے آج

Floor of the House پہ ٹائم فریم دیا جائے کہ میں Affected parties کے پاس جا کر بتاؤں کہ جی حکومت نے یہ ٹائم فریم دیا ہے، اس ٹائم فریم میں یہ ایشو Solve ہوگا، منسٹر صاحب بتائیں، مجھے فکسڈ ٹائم فریم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر تاج ترند صاحب۔

معاون خصوصی مال واملاک: جناب سپیکر، جس طرح میں نے گزارش کی، ٹیکسز فیڈرل گورنمنٹ نے لگائے ہیں، اس پہ سب سے زیادہ اعتراض ہمیں ہے کیونکہ لوگوں کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ کو بھی نقصان ہو رہا ہے، ہمیں جو پراپرٹی پہ ٹیکس ملتا ہے، ہمارے ریوینوز کم ہو رہے ہیں، لوگ انتقالات نہیں کر رہے ہیں، بہت زیادہ ٹیکس ہے، اس کو ہم بہت جلد ان شاء اللہ حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ جس طرح فنانس منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ اور ہمارے ریوینو ڈیپارٹمنٹ بیٹھ کر اس کے بارے میں کوئی لائحہ عمل ہم بہت جلد طے کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تیمور۔

وزیر خزانہ وصحت: جناب سپیکر صاحب، یہ عوامی ایشو ہمارے لئے تو Priority ہوتے ہیں، اکثر یہ لوگ جو ہیں وہ اس میں رکاوٹ بن جاتے ہیں، وہ جلد Solve ہونے والے ایشوز بھی مشکل ہو جاتے ہیں۔ ہم ایسا کرتے ہیں کہ ہم اپنی میٹنگ کل Set کر لیتے ہیں، کل ان کے Representatives کو بھی بلا دیتے ہیں، ہم تو Immediately کام کرنے پہ Believe کرتے ہیں لیکن جو ظلم انہوں نے کیا ہے، ان کی امپورٹڈ حکومت نے کیا ہے کہ جو دو پرسنٹ ٹیکس تھا۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، دا شے مه کوئ۔

وزیر خزانہ وصحت: جو دو پرسنٹ ٹیکس تھا وہ پندرہ پرسنٹ کر دیا ہے، ابھی ان کو بھی جواب دینا پڑے گا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب واؤرئ۔

وزیر خزانہ وصحت: ابھی اس کا جواب دینا پڑے گا کہ وہ اپنی امپورٹڈ گورنمنٹ سے کتنے ٹائم میں کم کریں گے؟ اس کا یہ جواب دے دیں۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ثمر بلور صاحبہ۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: I object to the using of the words، یہ لوگ، مطلب کیا ہے، یہ کوئی آسمان سے آئی ہوئی مخلوق ہے یا یہ کوئی Chosen ones ہیں، ان کو اپنے لاڈلا ازم کے Mindset سے نکلنا ہوگا، یہ لوگ اور ہم ایک ہی لوگ ہیں، ہم بھی ووٹ سے آئے ہیں، ہم Elected representatives ہیں، I totally strongly object to this.

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کے جواب سے Satisfied ہیں؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ دو ہفتے۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: میں ان کے جواب سے پچھلے چار سالوں سے Satisfied نہیں ہوں، میں اب بھی Satisfied نہیں ہوں، میں ابھی بھی کہتی ہوں، مجھے ٹائم فریم بتائیں کہ جس ٹائم میں آپ ہمیں یہ مسئلہ حل کر کے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر خزانہ و صحت: اس کا حل نکال کر وہ Next step بتادیں گے لیکن ابھی یہ بتادیں کہ یہ کتنے ٹائم میں وہ پندرہ پرسنٹ ٹیکس جو انہوں نے ظلم کر کے لگایا ہوا ہے جو ان کی Punjab dominated حکومت، یہ اے این پی کا ابھی نام پی این پی رکھنا چاہیئے، ٹھیک ہے یہ بتادیں کہ وہ کتنے ٹائم میں اس کو کم کریں گے؟

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، Cross talk نہ کریں، میڈم، انہوں نے کہا ہے کہ Cross talk نہ کریں۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: منسٹر صاحب، اگر آپ اپنی Trolling عادت اسمبلی سے باہر رکھیں تو بہت بہتر ہوگا، جن چار سالوں سے انہوں نے عوام کو ٹکایا ہوا تھا، اس سے بہت شارٹ ٹائم پریڈ میں ہم فیڈرل حکومت سے ریلیف لے کر آئیں گے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: اس سے بہت شارٹ ٹائم پیریڈ میں ہم فیڈرل سے ریلیف لیکر آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 15623، محترمہ شاہدہ صاحبہ۔Cross talk نہ کریں۔

* 15623 _ محترمہ شاہدہ: کیاوزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے دبئی ایکسپو2022ء میں شرکت کی ہے;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت نے ایکسپو میں شرکت کے لئے فنڈ جاری کیا ہے;

(ج) اگر(الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(د) صوبائی حکومت نے ایکسپو کے لئے کتنا فنڈ جاری کیا;

(ر) جن وزراء و سرکاری افسران اور دیگر افراد نے سرکاری خرچے پر ایکسپو میں شرکت کی، ان تمام افراد کے نام اور عہدہ بمعہ مکمل اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): (الف) جی ہاں، دبئی ایکسپو 2020ء کا آغاز یکم اکتوبر 2021ء سے ہوا اور 31 مارچ 2022ء تک جاری رہا، جس کا موضوع مستقبل کی تخلیق، ذہنوں کو مربوط کرنا تھا، تمام صوبوں کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لئے ایک مہینہ دیا گیا تھا، خیبر پختونخوا کا مہینہ جنوری 2022ء تھا، ایکسپو صرف ثقافتی تقریبات تک محدود رہا لیکن اگست 2021ء میں سرمایہ کاری کی صلاحیت کو شامل کیا گیا اور تمام کوششیں کی گئیں کہ اس میں شرکت کی جائے جس میں پائیدار سرمایہ کاری کے بہاؤ کو یقینی بنایا جائے۔

(ب) جی ہاں۔

(د) صوبائی حکومت کی طرف سے محکمہ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کو جاری کردہ کل مختص 2.913 ملین امریکی ڈالر کے مساوی 496 ملین روپے، تاہم محتاط منصوبہ بندی کے ذریعے کافی رقم تقریباً Sixty seven percent بچائی گئی۔

(ز) سرکاری دوروں کی وجہ سے ہونے والے سرکاری اور کل اخراجات کی۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ شاہدہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Cross talk نہ کریں، Cross talk نہ کریں۔

محترمہ شاہدہ: جناب سپیکر صاحب، ما چې کوم سوال کړے دے نو محکمې ماله د هغې جواب غلط او نیمګړے راکړے دے۔ ما دا سوال کړے وو چې کوم کسان دوئ سره تلی وو نو هغوی سره خپله فیملی هم تلې وه نو د هغه فیملی تفصیل دیکښې بالکل نشته۔ بله دویمه خبره دا ده چې کوم ایئر لائن باندې دوئ تلی وو، د هغې تفصیل پکښې هم نشته، نو زه دا تپوس کوم چې کوم کسان او دوئ سره ئے څه تعلق نه وو نو دوئ ئے ولې بوتلل؟ بله خبره دا ده چې دې سره د مالیاتو د محکمې څه کار وو چې دوئ د هغې نه کسان بوتلل؟ منسټر صاحب دې ماته دا واضحه کړی چې د کومې محکمې نه یو کس بوتلل وو د هغې نه دوئ دولس کسان بوتلی دی نو لکه دوئ دې دا واضحه کړی چې د دې کسانو دې سره څه کار وو؟ زه بل دا یو تپوس کوم چې په دیکښې د سی پیک والا، د بلین ټری والا، د زراعت والا د دوئ څه کار وو چې دوئ ئے بوتلی دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، وہ میڈم کا سوال ہے، ان کو سننے دیں، آپ آپس میں باتیں کر رہے ہیں تو ان کا سوال ان کو سننے دیں ناں جی۔ ستاسو د پارټئ ممبره ده چې هغه خبرې کوی نو تاسو په هغې کښې خبرې کوئ نو هغه به څه جواب ورکړی؟ د خپلې پارټئ د ممبر د غه کښې خو خاموشه اوسئ کنه، کم از کم۔

محترمہ شاہدہ: دا چې ماسره کوم تفصیل دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بهادر خان صاحب، لږ خیر دے د خپلې پارټئ د ممبر عزت کوئ، د خپلې پارټۍ عزت کوئ۔

محترمہ شاہدہ: بل جی د دې تفصیل ئے ماله بالکل نه دے راکړے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک ده جی، هغه میډم وائی مونږ مطمئن یو چې تاسو ممبران خبرې کوئ نو اوس-----

محترمہ شاہدہ: نو بس کوی دی، زه خپله خبره کوم-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه نو هغه چپ کیږی نه، تاسو بهادر خان صاحب له۔ ټهیک ده جی، Concerned Minister, to respond.

محترمہ شاہدہ: بل جی، زه دا تپوس کوم-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جواب ورکړئ، Concerned Minister, to respond.

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: شکریہ جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کریم خان صاحب۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: بی بی کوئسچن کړے دے که تاسو لږ غونډې خپل کوئسچن اووئیلو چې څه مو لیکلی دی؟ اوس تاسو پکښې نورې خبرې راوستې، د هغې تفصیل یو پانړه دوه، درې باقاعده یو یو کس تاسو ته ښودلے شوے دے، دوئ له چې څومره فنډ ایښودے شوے وو، 496 ملین روپئی، په هغې کښې Sixty seven percent saving شوے دے او بی بی وائی چې په هغې کښې فیملی، نو که فرض کړه یو کس په خپله خرچه فیملی بوتلې وی نو هغې سره خو زمونږ څه تعلق نشته دے، Otherwise دا تاسو دیکښې صرف نه چې دی، د پارلیمنټ ممبران او منسټران نه کسان تلی وو، نور هغه ډیپارټمنټس چې چا سره Feasibilities وو، چا سره د Investment ماډلې وې، کومو سره هغه سودا وه چې په ایکسپو کښې خرشیدے شوه نو د هغې ټول تفصیل دلته کښې دے، هیڅ قسم داسې خبره نشته دے چې Sixty seven percent saving پکښې اوشی، لکه زما پکښې پینځلس ورځې وې، د پینځلس ورځو په ځائې ما اووه ورځې تیرې کړې دی، زما کار په اووه ورځو کښې اوشو نو زه واپس شوم۔ هغه شان غیر ضروری هلته کښې هیڅوک نه دی پاتې شوی۔ شکریه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ شاہدہ: زه د دوئ نه تپوس کوم، دوئ چې کوم فنکاران بوتلی وو، هغوی ئے د پنجاب نه بوتلی وو، په جینز پینټ کښې ئے جینکئ بوتلې وې، نو آیا د دې KP په دې فنکارانو باندې څه چل شوے وو چې دوئ عاجزانان وو، پکار ده چې دوئ خپل کلچر هلته ښودلے وو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میډم، دا تاسو د کلچر تپوس کوئ که د انډسټری تپوس کوئ، دا تاسو د فنکارانو خبره کوئ، هغه خو کلچر ډیپارټمنټ کښې دے۔

محترمہ شاہدہ: نه جی، زه تپوس د دوئ نه دا کوم چې دوئ خو ماته صرف دیکښې دا ښودلی دی چې په دې باندې دومره پیسې لګیدلې دی او دا فنډ دې ته جاری

شوے دے خو دیکښې چې کوم کسان تلی دی نو د هغوی بالکل دې سره څه تعلق نه وو چې دوئ بوتلی دی، زما دا خبره ده۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کریم خان صاحب۔

محترمہ شاہدہ: بل دا خبره به زه کوم۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: جناب سپیکر صاحب، اګرچې دا ټرینګ اوس شروع شو، دوئ ورته شروع کړے دے نو هغې کښې به اوس اضافه هم په کلچر کښې اوشی خو خبره دا ده چې چترال والا پکښې تلی وو، چترال ډانس والا، دا دلته کښې ټرک او د هغه آرټ والا دا خلق تلی وو، یو کس د KP نه نه وو، پروګرام یو میاشت د KP وو نو د بل چا پکښې کار څه وو؟ که دوئ سره څه ثبوت وی نو زه جرمانه، دوئ دې راوړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه۔ جی میډم، تاسو چې کوم سوال دے، د هغې۔

محترمہ شاہدہ: ګوره جی، زه د دې سوال نه مطمئنه نه یم، دیکښې ماله پورا تفصیل ئے نه دے راکړے، شګفته بی بی هم دا سوال کړے وو، هغه ئے کمیټئ ته لیږلے دے، زما دا هم کمیټئ ته اولیږئ چې هلته خبره صفا شی، مونږ هلته مطمئن کړئ، په فلور باندې خو مونږ نه مطمئن کیږو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کریم خان صاحب۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: ښه مکمل جواب دے، Sixty seven percent په بجټ کښې Saving شوے دے، نه دے لګیدلے او دا دلته کښې دا خبره کوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغوی چې کوم سوال کړے دے جی۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: بالکل صحیح جواب دے، بالکل زه نه Agree کوم دوئ سره، هاؤس ته ئے Put کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه، صحیح شوه۔ جی میډم، زه ئے هاؤس ته Put کوم۔

محترمہ شاہدہ: د شګفته بی بی سره ئے کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه ئے هاؤس ته Put کوم۔

Is it the desire of the House that the Question No. 15623 may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The motion was defeated Question No. 15682, janab Nisar Ahmad, not present, it lapsed. Question No. 15536, Mr. Ahmad Kundi, not present, it lapsed. Question No. 15721, Mr. Faisal Zeb, not present, it lapsed. Question No. 15174, Ms. Shaguta Malik, not present, it lapsed.

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

15682 _ جناب نثار احمد: کیاوزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع مومند میں معدنیات کے مختلف قسم کے روزگار ہورہے ہیں;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ زیادہ تر روزگار میں انتظامی افسران نے اپنے روزگار دوسرے ٹھیکداروں کے لائسنس پر شروع کئے ہیں جوکہ سرکاری ملازم کی اپنی نوکری کے ساتھ دوسرے روزگار قوانین کی خلاف ورزی ہے;

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں توایسے کون کونسے افسران، سرکاری اہلکاران ایسے کام میں ملوث پائے گئے ہیں، ان کے خلاف کیاکارروائی ہورہی ہے، تاحال ایسے لوگوں کے خلاف حکومت اور محکمہ ہذانے کیااقدامات کئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت وحرفت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) محکمہ معدنیات کے افسران، سرکاری اہلکار پرایسی کوئی کارروائی نہیں چل رہی ہے۔

15536 _ جناب احمد کنڈی: کیاوزیر لیبر ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبے میں خشت بھٹیاں موجود ہیں;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ ان بھٹیوں میں مزدور کام کرتے ہیں;

(ج) اگر(الف) اور(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) بھٹہ خشت کس ادارے کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں اور صوبے میں ان کی تعداد کتنی ہے;

(2) ان بھٹیوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد کتنی ہے اور یہ مزدور ورکرز ویلفیئر بورڈ کیساتھ رجسٹرڈ ہے کہ نہیں؛

(3) ان بھٹیوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو حکومت کی جانب سے کونسی مراعات ملتی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر محنت وافرادی قوت):</u> (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) جہاں تک بھٹہ خشت کی رجسٹریشن کا تعلق ہے تو The Employees Social Security Institution (ESSI) نے بھٹہ خشت کی رجسٹریشن پر کام شروع کیا ہے اور اب تک ادارہ ہذا نے صوبے بھر میں 186 بھٹہ خشت کو رجسٹرڈ کیا ہے تاہم بھٹہ خشت ایسوسی ایشن کے مطابق صوبہ بھر میں بھٹہ خشت کی تعداد 1055 ہے، یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ چند مالکان نے رجسٹریشن کے لئے عدالت سے رجوع کیا ہے، جس کے فیصلے تک مزید رجسٹریشن کا کام التواء کا شکار ہے، The Employees Social Security Institution (ESSI) کے ساتھ رجسٹرڈ 186 بھٹہ خشت میں مزدوروں کی تعداد 6113 ہے جبکہ بھٹہ خشت ایسوسی ایشن کے مطابق بھٹہ خشت میں تقریباً 67480 مزدور کام کرتے ہیں، بھٹہ خشت ورکرز ویلفیئر بورڈ کے ساتھ رجسٹرڈ نہیں ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے فراہم کردہ مراعات کے لئے ضروری ہے کہ بھٹہ خشت سوشل سیکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں اور مزدوروں کی تنخواہ کا چھ فیصد سوشل سیکورٹی کنٹری بیوشن فنڈ میں جمع کرے تاکہ ان کو بلا معاوضہ علاج معالجہ، میٹرنٹی بینیفٹ، ڈیتھ گرانٹ، معذوری گرانٹ وغیرہ کی سہولت فراہم کی جاسکیں، اس سلسلے میں بھٹہ خشت مالکان کے ساتھ کئی اجلاس منعقد ہو چکے ہیں تاکہ ان کو چھ فیصد سوشل سیکیورٹی کنٹری بیوشن کے لئے قائل کیا جاسکے، مگر ابھی تک خاطر خواہ نتائج حاصل نہ ہو سکے، اسی دوران بھٹہ خشت مالکان نے عدالت سے بھی رجوع کیا، جس کی وجہ سے رجسٹریشن کا کام التواء کا شکار ہے تاہم اب ادارے نے فیصلہ کیا ہے کہ انکاری مالکان کے خلاف قانونی کاروائی کی جائیگی۔

15721 _ <u>جناب فیصل زیب:</u> کیاوزیر جنگلات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے ضلع شانگلہ میں 2018ء سے 2022ء تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصے میں کل کتنے افراد کس قانون کے تحت اور کس کے احکامات پر بھرتی ہوئے ہیں؛

(ج) تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ، ڈومیسائل، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر اور موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کئے جائیں؛

(د) نیز 2022ء میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات و جنگلات): (الف) مذکورہ عرصہ کے دوران 14 ملازمین کو حکومتی قانون کے مطابق بھرتی کیا گیا ہے۔

(ب) (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ج) 2022ء میں مزید 51 فارسٹ گارڈز ایک کمپیوٹر آپریٹر ایک جونئر کلرک اور دو ڈرائیور بھرتی کئے جائیں گے۔

15174 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر برائے صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ تجارت نے گزشتہ پانچ سالوں میں مستحق اور بیروزگار عوام کو تجارت اور روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے حوالے سے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں، کم وسائل والے بیروزگار نوجوانوں اور خواتین کو اپنا کاروبار شروع کروانے اور ان کو خود کفیل بنانے کے حوالے سے آئندہ کے لئے کیا لائحہ عمل زیر غور ہے، نیز مذکورہ منصوبے کی مکمل تفصیل بمعہ لاگت، دورانیہ اور ماضی میں مستفید افراد کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): بیروزگار اہل اور مستحق عوام خصوصاً نوجوانوں اور خواتین کو روزگار کی فراہمی صوبائی حکومت کے اولین ترجیحات میں شامل ہے، حکومت خیبر پختونخوا کی ہر ممکن کوشش ہے کہ صوبے میں ملکی و غیر ملکی سرمایہ کاروں کو صوبے میں سرمایہ کاری اور صنعتوں کے قیام کے لئے راغب کیا جا سکے تاکہ عوام کے لئے روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں، اس ضمن میں محکمہ صنعت کے زیر انتظام مختلف ذیلی اداروں نے جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(1) سمال انڈسٹریز ڈیویلپمنٹ بورڈ: خیبر پختونخوا سمال انڈسٹریز ڈیویلپمنٹ بورڈ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران نئی صنعتی بستیوں کا قیام عمل میں لایا گیا، جن میں سمال انڈسٹریل سٹیٹ چارسدہ فیز-ٹو اور مردان فیز-تھری شامل ہے، اس کے علاوہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کوہاٹ، ڈی آئی خان اور مانسہرہ میں سڑکوں کی تعمیرات، بجلی کے علیٰحدہ فیڈرز کی تنصیبات اور گیس کی فراہمی کے بعد صنعتی بستیوں کو دوبارہ بحال کیا گیا، جس کے تحت مختلف انڈسٹریل اسٹیٹ میں 388 نئے انڈسٹریل یونٹس کا اضافہ ہوا ہے، جس کے نتیجے میں تقریباً 12 ہزار بیروزگار افراد کو براہ راست اور ہزاروں کی تعداد میں بالواسطہ روزگار کے مواقع فراہم کئے گئے ہیں، اس کے علاوہ باجوڑ میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کے لئے زمین کے حصول کے لئے PC-1 منظور ہو گیا ہے، جب کہ دیر لوئر میں زمین کے حصول کے لئے PC-1 پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ میں زیر غور ہے، آئندہ مالی سال میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹ پشاور ٹو اور باجوڑ کے قیام سے خیبر پختونخوا کے نوجوانوں کے لئے روزگار کے نئے مواقع فراہم ہوں گے، خیبر پختونخوا سمال انڈسٹریز ڈیویلپمنٹ بورڈ کے زیر نگرانی ایک سکیم Interest Free Micro Finance Scheme for entrepreneurs in merged areas of Khyber Pakhtunkhwa، جس کا Revised PC-II مجاز اتھارٹی نے 10.2.2021 کو منظور کیا، اس سکیم کے تحت ضم شدہ علاقوں میں 13 سالوں کے دوران 218.850 افراد کو تقریباً 8754 ملین روپے 1000-million revolving fund کے بلاسود قرضے فراہم کئے جائیں گے۔

(2) معاشی بحالی برائے خیبر پختونخوا Economic revitalization of Khyber Pakhtunkhwa، محکمہ صنعت و حرفت خیبر پختونخوا نے مستحق اور بیروزگار عوام کو تجارت اور روزگار فراہم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل منصوبے شروع کئے ہیں۔

سیریل نمبر	منصوبے کا نام	لاگت	دورانیہ	مستفید افراد
1	Khyber Revitalization of Khyber Pakhtunkhwa	4668 ملین روپے	مارچ 2011 سے جون 2022 تک	SMEs 3559

2	SME Development component برائے شمالی وزیرستان	290 ملین روپے	جون 2020 سے جون 2023 تک	SMEs 250
3	SME Development component برائے جنوبی وزیرستان	225 ملین روپے	جون 2020 سے جون 2023 تک	SMEs 150
4	SME Development component برائے ذخہ خیل ضلع خیبر	200 ملین روے	جون 2021 سے جون 2024 تک	175 سٹرا ٹ اپس
5	SME Development component برائے ضلع اورکزئی	363 ملین روپے	جون 2021 سے جون 2024 تک جون	SMEs 150,50 سٹارٹ اپس
6	Accelerated Skills Development Program for merged areas	1399.44 ملین روپے	جون 2021 سے جون 2024 تک	5500 تکنیکی تربیتی کورسز
7	Economic Growth & job Creation Project	4159 ملین روپے	جون 2020 سے جون 2023 تک	SMEs 2500,1000 سٹارٹ اپس

MDTF کی مالی تعاون سے Economic Revitalization of Khyber Pakhtunkhwa پراجیکٹ کے تحت 22.6 ملین ڈالر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباروں کی اپ گریڈیشن و بحالی کے لئے مختص کئے گئے تھے، بیرونی امداد کے تعاون سے صوبے اور ضم شدہ اضلاع میں جولائی 2011 تک MDTF سے اس پراجیکٹ کے تحت کل SME 3559 میچنگ گرانٹ کے ذریعے سپورٹ کی گئی ہیں، ضلع وار تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، علاوہ ازیں صوبائی ترقیاتی فنڈ سے 1083 ملین روپے ضم شدہ اضلاع میں SMEs کی اپ گریڈیشن اور سٹارٹ اپس کے لئے مختص کی گئی ہیں، اسی طرح سکلز ڈویولپمنٹ پروگرام کے لئے 1399 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، جس میں 5500 نوجوانوں کو مفت سکل ٹریننگ فراہم کیا جائے گا، ضلع وار مختص کوٹہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، صوبہ خیبر پختونخوا میں SMEs اپ گریڈیشن اور سٹارٹ اپس کے لئے 4159 ملین روپے Economic Growth & job Creation کے تحت مختص کی گئی ہے، اس پراجیکٹ کے نیچے 2500 SMEs اور 1000 سٹاٹ اپس کو مالی معاونت فراہم کیا جائے گا، ضلع وار مختص کوٹہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Leave applications: محترمہ آسیہ اسد صاحبہ 19 تا 8 اکتوبر، محترمہ مدیحہ نثار صاحبہ 19 ستمبر، جناب اکبر ایوب صاحب 19 ستمبر، جناب محمد نعیم خان صاحب 19 ستمبر، جناب منور خان صاحب 19 تا 23 ستمبر، محترمہ سمیہ بی بی 19 ستمبر، جناب میر کلام خان صاحب 19 ستمبر، جناب بابر سلیم سواتی صاحب 19 ستمبر، جناب سردار محمد یوسف زمان صاحب 19 ستمبر، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 19 ستمبر، جناب افتخار علی مشوانی صاحب 19 ستمبر، جناب مصور خان صاحب 19 ستمبر۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No.7 'Call Attention Notices': Mr. Shahdad Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 2506.

<u>جناب شاہداد خان</u>: شکریہ جناب سپیکر، میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ میں وزیر برائے محکمہ اوقاف، حج، مذہبی و اقلیتی امور کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ محکمہ اوقاف نے 2012ء سے

پہلے بھرتی شدہ تحصیل خطیب اور ڈسٹرکٹ خطیب کو مستقل کر کے بالترتیب گریڈ14 اور گریڈ16 دیا گیا ہے جبکہ 2012ء کے بعد تعینات شدہ تحصیل خطیب اور ڈسٹرکٹ خطیب ابھی تک فکسڈ 21000 روپے تنخواہ لے رہے ہیں، چونکہ تمام فکسڈ خطیب کو باقاعدہ ٹیسٹ اور انٹرویو لینے کے بعد میرٹ پر بھرتی کیا گیا ہے، حکومت محکمہ اوقاف 2012ء کے بعد بھرتی شدہ تحصیل خطیب اور ڈسٹرکٹ خطیب کو بھی دیگر ملازمین کی طرح ان کو بھی مستقل کیا جائے تاکہ انصاف کا بول بالا ہو۔

جناب محمد ظہور (مشیر اوقاف و مذہبی امور): سپیکر صاحب، میجر صاحب کو جواب دیا جا چکا ہے لیکن میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اوقاف ڈیپارٹمنٹ نے یہ جو 2012ء کے بعد یہ جو خطیب بھرتی کئے گئے ہیں، ان کو گرانٹ کی کمی کی وجہ سے ہم نے Fixed pay پہ رکھا تھا لیکن اب ہم نے اس کی ایک سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو بھیجی ہے، اس کے ساتھ جو نئے اضلاع Merge ہوئے ہیں، ان کی بھی تحصیل خطیب اور ڈسٹرکٹ خطیب کی سمری بھی ہم نے بھیج دی ہے، ان شاء اللہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو ہم اس سال ریگولر کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ داد خان صاحب، بات سمجھ آ گئی، آپ بیٹھ جائیں۔ یہ کال اٹنشن نوٹس ہے، سوال و جواب نہیں ہے، بیٹھ جائیں، کچھ سیکھ لیں۔

Sahibzada Sanaullah, MPA, to please move his call attention notice No. 2511.

صاحبزادہ ثناء اللہ: ضمنی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کال اٹینشن نوٹس ہے،.Concerned Minister, to respond

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، ډیرہ مهربانی۔ دا زما کال اٹنشن دے، ستا سو ډیرہ مهربانی چې په ایجنډا باندې را غلو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عائشہ نعیم صاحبہ اور مدیحہ صاحبہ، آپ باتیں نہ کریں، فیصل امین صاحب، اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، میڈم، آپ بھی سیٹ پہ بیٹھ جائیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع دیر بالا تحصیل واڑی گاؤں باتن کے گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول میں چار سو بیس (420) طلباء کے لئے تین کمرے اور صرف چار اساتذہ ہیں جو کہ ناکافی ہیں۔ تینوں کمروں میں بچوں کی

بیٹھنے کی جگہ تک نہیں جس کی وجہ سے طلباء اور اساتذہ کو سخت مشکلات درپیش ہیں، بچوں کی تعلیم متاثر ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، لږ غونډې وضاحت که ستاسو اجازت وی نو اوکړم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی جی۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: جناب سپیکر صاحب، زما بل یو کال اټینشن هم وو خو هغه لا په ایجنډا راغلے نه دے، دې سره داسې Related دے۔ په دیر بالا کښې زمونږه ډیره لویه بدقسمتی ده چې زمونږه ماشومان اکثریت د کمرو د نیشتوالی په وجه باندې د کهلاؤ آسمان لاندې ناست وی، موسمی حالات هم داسی دی، په گرمئ کښې او په باران کښې، په ژمی کښې ډیر په لوئے مشکل کښې اخته وی، نو زما دا درخواست دے منسټر صاحب ته، په هغې کښې تاسو مهربانی اوکړئ هغه سکولونو ته چې اضافی کمرې ورکړے شی، تاسو یو منټ به راکوئ، لږ غونډې ستاسو په نوټس کښې ئے راولم او د وخت نه دا فائده اغستل غواړم۔ په ټوله ضلع کښې، په ټول ضلع دیر بالا کښې 798 سکولونو هیډ ماسټران، پرنسپلان او د ایس ایس دا حالت دے، دا پوزیشن دے چې په هائی سکولونو کښې، گرلز هائی سکولونو کښې درې چې کوم هغه پرنسپلان وو، په هغې کښې یو نشته دے، په هیډ ماسټرانو او بی پی ایس 18 کښې په څلورو کښې درې نشته دے، صرف یو موجود دے او په هیډ مسټرس کښې دیریشت سکولونه دی او په دیریشت واړو کښې یو پرنسپل او هیډ ماسټر نشته دے، درخواست کوؤ او سوال کوؤ چې د یو کور یا د ادارې مشر نه وی نو تاسو راته اووایئی چې هغه اداره به چلیږی څنگه؟ په پروموشن کښې څه Hurdles دی، څه مشکلات دی او دا تقریباً د څلورو کالونه دا پوسټونه خالی دی، د څلورو کالو نه چې دا پوسټونه خالی دی، بیا سکولونه Upgrade شوی دی، زه ستاسو د سیکنډ شفټ د دې حکومت تائید کوم، زه تاسو ته خراج تحسین هم پیش کوم، سیکنډ شفټ تاسو سکولونو کښې شروع کړو خو چې هغه کوم سکولونه زمونږه موجود دی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ستاسو کال اټنشن راغلو جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: چې يو سکول کښې يو سبجيکټ سپيشلسټ دے ، لهذا مهرباني دې اوشي او زر تر زره منسټر صاحب دې----

جناب ڈپٹی سپیکر: ټھيک ده، ستاسو کال اټنشن نوټس راغلو او خبره دا ده چې د دوئ يو بل کال اټينشن نوټس هم سيکرټری سره جمع شوے دے نو هغه ئے Already هم ديکښې يو ځائې Combined کړو ، دا يو ځائې شو دواړه جی----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): عنايت الله صاحب چرته روان يئ، دا سې راشه، دا کورم پورا کړه بيا ځه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے، اکتالیس (41) ممبرز اس وقت اسمبلی میں موجود ہیں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: بہت شکریہ جناب سپیکر، باہر سے بات کرنا منع ہے-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سپیکر، ثناء اللہ صاحب نے جو پی ایس ٹی اساتذہ کی بات کی ہے-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب نے جو توجہ دلاؤ نوٹس دیا ہے، اس میں انہوں نے جو پی ایس ٹی ٹیچرز کی کمی کی بات ہے، یہ بالکل ان کی بات درست ہے، اس میں کمی تھی لیکن اب چونکہ انٹرویوز ہو چکے ہیں، ٹیچرز کی لسٹیں بھی لگ گئی ہیں، صرف اس میں تھوڑا سا یہ ہوتا ہے کہ جب یہ انٹرویوز وغیرہ ہو جاتے ہیں تو Priority دی جاتی ہے، ٹی ٹی پوسٹ کو دی جاتی ہے، اس طرح اے ٹی پوسٹ، ٹی ٹی پوسٹ اور اس سے پھر آخر میں پی ایس ٹی پوسٹ پر جو لوگ میرٹ پہ آتے ہیں، ان کا وہ جلدی آرڈر کرتے

ہیں، اس کے بعد پی ایس ٹی کا نمبر آتا ہے۔ بالکل انہوں کچھ باتیں کی ہیں کہ پرنسپل کی جگہیں خالی ہیں، شہرام صاحب آج نہیں ہیں، وہ کل آئیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ آپ لسٹ بنالیں، جن جن سکولوں کے پرنسپل نہیں ہیں، آپ ہمیں لسٹ دے دیں، ان شاء اللہ ہم اس کے لئے بندوبست کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، آپ کا کال اٹنشن نوٹس تھا وہ آگیا، آپ کو انہوں نے جواب دے دیا ہے۔ جی ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر، زه د هغه سوال چې کوم دوئ جواب راکړو، دا ډير وختينے سوال وو، بالکل په ديکښې هيڅ شک نشته دے چې تاسو انټرويو کړې ده او ان شاءالله و تعالىٰ دې هفته نيمه کښې به هغه واخلي خو ما ستاسو په نوټس کښې دا خبره راوستې وه چې دا مسئله الحمدلله حل شوه، مونږه تاسو Appreciate کوؤ، درته ټهيک ټهاک وايو چې ټهيک ټهاک کار شوے دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهيک ده جی۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: خو دا چې کومې نورې مسئلې دی، د الله د پاره د دې ماشومانو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: دا ټولې ورله حل کړئ جی، د ده چې څه مسئلې وی، دا ټولې ورله حل کړئ۔ بس تهينک يو جی۔

مسودہ قانون بابت ایجوکیشن ٹیسٹنگ اینڈ ایویلیوشن ایجنسی (ترمیمی) مجریہ 2022ء کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 08: Honorable Minister for Higher Education, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Educational Testing and Evaluation Agency (Amendment) Bill, 2022.

Mr. Kamran Khan Bangash (Minister for Higher Education): Thank you, Mr. Speaker. I introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Educational Testing and Evaluation Agency (Amendment) Bill, 2022, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت اپر سوات ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ترمیمی) مجریہ 2022ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 9 & 10: The Minister for Law & Parliamentary Affairs, on behalf of the honourable Chief Minister, to please move that the Upper Swat Development Authority (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once. Ji, Shaukat Yousafzai Sahib.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai: (Minister for Labour): Janab Speaker, on behalf of the honourable Chief Minister, I intend to move that the Upper Swat Development Authority (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Upper Swat Development Authority (Amendment) Bill, 2022 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his amendment in clause 2 of the Bill. Ahmad Kundi, (not present), it lapsed. Therefore, the motion before the House is that the original clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The original clause 2 stands part of the Bill.

مسودہ قانون بابت اپر سوات ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ترمیمی) مجریہ 2022ء کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: 'Passage Stage': The Minister for Law & Parliamentary Affairs, on behalf of the honorable Chief Minister, to

please move that the Upper Swat Development Authority (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب، ایک منٹ، Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Janab Speaker, on behalf of the honourable Chief Minister, I intend to move the Upper Swat Development Authority (Amendment) Bill, 2022 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Upper Swat Development Authority (Amendment) Bill, 2022 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Ji Kamran Bangash Sahib.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): شکریہ مسٹر سپیکر، قاعدہ 240 کے تحت 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Ji Kamran Bangash Sahib.

قرارداد

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ یہ قرارداد میری طرف سے، ضیاء اللہ بنگش کی طرف سے، شوکت یوسفزئی اور تیمور جھگڑا کی طرف سے متفقہ طور پر پیش کی جارہی ہے۔

یہ ایوان متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کرتا ہے کہ وفاقی حکومت اور بالخصوص جاوید لطیف کی جانب سے جو مذہب کارڈ کھیلا جارہا ہے، وہ انتہائی خطرناک ہے، عمران خان جو سفیر اسلام ہیں اور اسلاموفوبیا کے خلاف دنیا بھر میں انہوں نے آواز اٹھائی، جاوید لطیف اور ان جیسے دیگر عناصر کی یہ گھناؤنی سازش اہل

اسلام اور اہل پاکستان ہر صورت ناکام بنائیں گے لیکن عمران خان کے خلاف یہ گھناؤنی سازش عسکریت پسندی کے زمرے میں آتی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جیسے ماضی میں مذہبی جذبات بھڑکا کر لوگوں کو قتل کرادیا گیا، ویسے ہی عمران خان کی باتوں کو توڑ مروڑ کر ان کے خلاف خطرناک کھیل رچایا جارہا ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ جاوید لطیف سے استعفیٰ لے کر ان کو فی الفور گرفتار کیا جائے، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر صاحب، یہ آپ کے علم میں ہے کہ جو مہنگائی ہے، جو گورننس کے حالات ہیں، اس پاکستان کی امپورٹڈ حکومت کے آنے کے بعد جو یہ ٹولہ ہے، یہ عوام کو Divert کرنے کے لئے، ایک Diversion create کرنے کے لئے ایک ڈرامہ رچارہی ہے کیونکہ ان سے نہ سنبھالی جارہی ہے، نہ ڈالر سنبھالا جارہا ہے، نہ معیشت کی ان کو سمجھ آرہی ہے، نہ حکومت کی ان کو سمجھ آرہی ہے۔ بلاول کی بات بھی کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: اب آپ بیٹھیں، مغرب میں وفاقی حکومت میں جس طرح کی پاکستان کی جگ ہنسائی کروائی، انہوں نے جیسے پوری دنیا میں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Cross talk نہ کریں، سن لیں۔

(شور)

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: مذہبی کارڈ کھیل کر۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Cross talk نہ کریں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: افسوس کی بات ہے کہ عوامی نیشنل پارٹی اور پیپلز پارٹی جیسی جماعتیں جو خود کو لیبرل کہتی ہیں، (قطع کلامی) آپ کو بھی پھر میں بات کرنے نہیں دونگا، یہ یاد رکھیں، میں پھر آپ کو بتادوں گا، آپ جب بات کریں گی، ان کو شرم آنی چاہیئے کہ ان جیسی جماعتیں جو پوری زندگی لبرل ازم کی سیکولرازم کی بات کرتی تھیں، آج مذہبی کارڈ کھیل رہی ہیں، ان کو شرم آنی چاہیئے، یہ آج مجھے بات نہیں کرنے دے رہے (شیم شیم) جناب سپیکر، بیرون ملک پاکستانیوں کی بات ہو یا مسلمانوں کی بات ہو، جب خان صاحب حکومت میں آئے تو انہوں نے ان کی آواز اٹھائی، سفیر اسلام بن کر ابھرے،

یو این جنرل اسمبلی میں ان کی تقریر دیکھ لیں، 15 مارچ کو یو این نے اسلاموفوبیا کے خلاف دن ڈیکلیئر کیا، یہ جو اسلام کے نام پر آئے ہوئے تھے، آج یہ اسلام کا کارڈ کھیل رہے ہیں کیونکہ ان کو خوف ہے کہ پاکستانی قوم عمران خان کے ساتھ کھڑی ہے، یہ لوگ بے نقاب ہو چکے ہیں، ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے لگانے والے، ایک دوسرے کے خلاف کانگریسی کہلوانے والے، ایک دوسرے کو کافر کافر کہنے والے، آج یک زباں ہو چکے ہیں، آج عمران خان کی مقبولیت سے خائف، آج عمران خان کے ایجنڈے سے خائف، آج عمران خان کے بیانیے سے خائف، آج عمران خان کی کارکردگی سے خائف، ان کو آج سمجھ نہیں آ رہی، یہ خدانخواستہ عمران خان کو قتل کروانے کی سازش کر رہے ہیں، ان کو شرم آنی چاہیئے، بالخصوص جاوید لطیف، بالخصوص مائزہ حمید اور یہ جو باقی اسلام کا کارڈ کھیل رہے ہیں، مذہبی کارڈ کھیل رہے ہیں، ان کے خلاف یہ ایوان متفقہ طور پر قرارداد پاس کرتا ہے، ہم یہ مذموم سازش، یہ گھناؤنی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے، خان صاحب کا اگر بال بھی بھیکا ہوا تو یہ اسلام کا کارڈ یہ سب کے گھر جلائے گا، بہت سے لوگوں کی زندگیاں خطرے میں آئیں گی، پورے پاکستان میں یہ آگ پھیلے گی، اس آگ کی لپیٹ میں آپ کی جماعتیں بھی آئیں گی، آپ کو اس بات کا ادراک ہونا چاہیئے۔ میں آج اس ایوان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جاوید لطیف جو کہ سازش کر رہا ہے، فی الفور وفاقی حکومت ان سے استعفیٰ لے، اس کو گرفتار کرے، ان شاء اللہ خیبر پختونخوا کے عوام، پاکستان کے عوام، اہل اسلام عمران خان کی اسلام کے لئے قربانیاں نہیں بھولیں گے۔ ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں ان کے بیانات کی، ان کے خلاف اگر کوئی بھی سازش رچائی گئی تو اس کو ہم کسی صورت قبول نہیں کریں گے۔ آج یہ بات اس لئے بھی ضروری ہے کہ اگر کوئی پی ٹی آئی کا شخص کسی کے خلاف اسلام کا کارڈ یا مذہب کا کارڈ کھیل رہا ہے تو وہ بھی قابل مذمت ہے، اس بات سے یہ واضح ہے لیکن عمران خان کا مقابلہ کرنا ہے تو سیاست کے میدان میں کرو، الیکشن میں کرو بے شرمو، آپ مذہب کا کارڈ کھیل رہے ہیں، آپ توہین عدالت کا کارڈ کھیل رہے ہیں، آپ اسلام کا کارڈ کھیل رہے ہیں، الیکشن میں مقابلہ کرو، الیکشن میں مقابلے کے لئے آجاؤ، ڈرنا نہیں، بھاگنا نہیں، ہم ان شاء اللہ آپ کو بھاگنے نہیں دیں گے، بہت شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: یہ میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed by majority. Ji, Taimur Jhagra Sahib.

جناب تیمور سلیم خان(وزیر خزانہ): یہ بابک صاحب کو بولنا چاہیئے، میں یہ کہہ رہا تھا کہ تاریخی دن ہو گا کہ بابک صاحب اوراے این پی آج مذہب کا کارڈ Defend کرنے کی تقریر کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب۔

(شور)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، مهربانی، شکریه چې تاسو ماله موقع راکړه۔ وایم تاسو له دې خدایے همت درکړی، دا زما خیال دے چې دا خو دلته واضحه شوه چې زه بیا بیا هغه کرسئ ته گوته نیسم چې هغه به د Custodian of the House کردار ادا کوی۔ تاسو اوگورئ چې مونږ د اپوزیشن ممبران مشاورت له هلته لاړل نو تاسو حکومت له موقع ورکړه او Rule ورته تاسو Relax کړو او قرارداد هغوی پیش کړو۔ دا د هغوی حق دے، یو خو دا چې دا کوم الفاظ وزیر صاحب استعمال کړل چې بې شرمو، I am very sorry چې کوم الفاظ تاسو استعمال کړل، اول خو زه دا ډیمانډ کوم چې دا د پروسیډنگز نه دا الفاظ چې دی، دا غیر پارلیمانی الفاظ چې دی، دا دې Expunge کړے شی ځکه چې دا زمونږ ورور دے، زمونږ کشر دے، نه ده پکار چې مونږ په جذباتو کښې راشو او د یو بل خلاف داسې الفاظ استعمال کړو۔ جناب سپیکر صاحب، دا مسئله د هاؤس۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب اور آپ اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں۔ صلاح الدین صاحب، آپ اپنی سیٹ پر چلے جائیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، دا په دې ملک کښې۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام دوست اپنی اپنی سیٹوں پہ چلے جائیں، آپ کے پارلیمانی لیڈر بات کر رہے ہیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، دا په دې ملک کښې او بیا په دې صوبه کښې یو رواج جوړ شوے دے چې دین د ذاتی، سیاسی، حکومتی اختیار حاصلو د پاره او هغه د برقرار ساتلو د پاره استعمالیږی۔ عوامی نیشنل پارټی د روز اول نه د هغې خلاف ده، مونږ په دې خبره نه پوهیږو چې دا صوبائی حکومت، دا چې نن د

دوئ لیډر دې صوبې ته راشی، د مخالفو لیډرانو خلاف کوم الفاظ استعمالوی، آیا دا دې کارکنانو له څه پیغام ورکوی؟ مونږ خو خپل لیډران وینو چې جلسو ته۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: Cross talk مه کوئ۔

(شور)

جناب سردار حسین: کامران خان، زه وایم، زه به ناست یم، ماله جواب راکړه، ما واوره، وه ګلابه! ما واوره۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: Cross talk نہ کریں، تاسو کوئ جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، لیګل هغې ته وائی، جی کورم نه دے برابر۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

ایک رکن : جناب سپیکر، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں۔

جناب سردار حسین: تاسو خو به زمونږ په سیاست کښې مقابله کوئ، ته په اسمبلئ کښې خبرې ته نه اودریږې، ته به په سیاست کښې څه مقابله اوکړې؟ ته اودریږه۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کاؤنټنګ کوی، جی د کورم نشاندهی اوشوه۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

ڈپٹی جناب سپیکر: اس وقت تئیس (23) ارکان اسمبلی موجود ہیں، لہذا دو منٹ کے لئے گھنٹی بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں، تمام ممبرز اپنی سیٹوں پہ کھڑے ہو جائیں، تمام ممبرز اپنی سیٹس پہ جائیں، کاؤنٹنگ ہو رہی ہے، سیٹوں پہ چلیں جائیں۔ کاؤنٹنگ ہو رہی ہے، اپنی سیٹوں پہ

چلے جائیں، تمام ممبرز سیٹوں پہ چلے جائیں، کاؤنٹنگ ہو رہی ہے۔ ایک منٹ، تمام ممبران اپنی سیٹ پہ چلے جائیں تاکہ کاؤنٹ ہو، جو سیٹ پہ نہیں ہو گا وہ کاؤنٹ نہیں ہو گا۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>ڈپٹی جناب سپیکر</u>: اس وقت ہال میں اٹھارہ ارکان اسمبلی موجود ہیں، لہذا مزید ایک منٹ کے لئے گھنٹی بجائی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>ڈپٹی جناب سپیکر</u>: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ کریں، جو اپنی سیٹ پہ نہیں ہو گا وہ کاؤنٹ نہیں ہو گا۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>ڈپٹی جناب سپیکر</u>: سترہ (17) ارکان اسمبلی اس وقت موجود ہیں۔

<u>Mr. Deputy.Speaker</u>: The sitting is adjourned till 02:00 pm, afternoon, tomorrow, Tuesday, 20th September, 2022.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 20 ستمبر 2022ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)